لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان

کم عمری کی شادی کی ممانعت اور خلاف ورزی کی سزا

قانون امتناع شادی بچگان ۱۹۲۹ء (Child Marriage Restraint Act, 1929) کے تحت کم عمر بچوں کی شادی کو قابل سزا جرم قرار دیا گیا ہے۔ اس قانون کا اطلاق ہر اس پاکستانی شہری پر ہوتا ہے جو اندرون ملک یا بیرون ملک کہیں بھی اس قانون کے تحت جرم کا ارتکاب کرے گا۔ اسی طرح اس قانون کا اطلاق اس غیر ملکی شہری پر بھی ہوگا جو پاکستان کے اندر اس قانون کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا۔

اس قانون کی دفعہ ۲ کی رو سے بچے کی شادی سے مراد ہر وہ شادی ہے جس کا کوئی بھی فریق بچہ ہو اور اس کی عمر لڑکے کی صورت میں ۱۸ سال اور لڑکی کی صورت میں ۱۶ سال سے کم ہو۔

سزا:۔

۱۔ اس قانون کی دفعہ ۴ کی رو سے اگر ۱۸ سال سے زائد عمر کا کوئی شخص کسی نابالغ یعنی ۱۶ سال سے کم عمر کی لڑکی کے ساتھ شادی کرے تو وہ ایک ماہ قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔

۲۔ اسی طرح دفعہ ۵ کی رو سے ہر وہ شخص بھی ایک ماہ قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا جو اس قانون کے تحت جرم کے زمرے میں آنے والی شادی انجام دیتا ہے یا اس کا اہتمام کرتا ہے یا اس کی ہدایت کرتا ہے الا یہ کہ وہ ثابت کرے کہ معقول وجوہات کی بناء پر اسے یقین تھا کہ اس شادی کا کوئی فریق بچہ نہیں ہے۔

۳۔ اسی طرح دفعہ ۶ کی رو سے اگر کوئی نابالغ خود شادی منعقد کرتا ہے تو اس کے والدین، ولی یا کوئی بھی شخص جو قانونی یا غیر قانونی حیثیت سے اس کی ذمہ داری اٹھانے یا ایسی شادی کے سلسلے میں بات آگے بڑھانے میں کوئی کردار ادا کرتا ہے یا اس کے انعقاد کی اجازت دیتا ہے یا اپنی غفلت کی وجہ سے اس سے منع کرنے میں ناکام رہتا ہے تو اسے ایک ماہ قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی تاہم کسی عورت کو قید کی سزا نہیں دی جائے گی البتہ اسے جرمانے کی سزا دی جاسکتی ہے۔ واضح ہو کہ قانون کے مطابق ایسی شادی منعقد ہونے کی صورت میں اس بچے کی ذمہ داری اٹھانے والے مذکورہ افراد میں سے کوئی بھی فرد اپنی غفلت کی وجہ سے اس سے منع کرنے میں ناکامی کے جرم کا ذمہ دار گردانا جائے گا الا یہ کہ وہ اپنی بے گناہی ثابت کرسکے۔

اختیار سماعت:۔ دفعہ ۸ کی رو سے اس قانون کے تحت کسی بھی جرم کی سماعت مجسٹریٹ درجہ اول کرے گا۔

دفعہ ۹ کی رو سے ایسے کسی جرم کی سماعت یونین کونسل کی شکایت پر اور کسی جگہ یونین کونسل نہ ہونے کی صورت میں صوبائی حکومت کی طرف سے مقررہ اتھارٹی کی شکایت پر کی جائے گی البتہ ایسی سماعت جرم کے ارتکاب پر ایک سال گذرنے کے بعد نہیں کی جاسکتی۔ دفعہ ۱۰ کی رو سے اس قانون کے تحت کسی جرم کی سماعت کرنے والی عدالت اس کی تحقیقات از خود کرسکتی ہے یا کسی ماتحت مجسٹریٹ کو اس کی ہدایت کرسکتی ہے۔

کم عمری کی شادی کے انعقاد کے خلاف اجرائے حکم امتناعی:۔ دفعہ ۱۲ کی رو سے اگر عدالت

استغاثے میں دی ہوئی معلومات یا کسی بھی موصولہ اطلاع پر اس نتیجے پر پہنچے کہ اس قانون کے احکام کے برخلاف کسی بچے کی شادی کا انتظام کیا گیا ہے یا ایسی شادی منعقد ہونے والی ہے تو وہ ایسی شادی کو روکنے کیلئے دفعات ۴، ۵ اور ۶ میں مذکور کسی بھی فرد یعنی شادی کے فریق، اسکے والدین، ولی یا بچے کی ذمہ داری اٹھانے والے کسی بھی فرد کو حکم امتناعی جاری کر سکتی ہے۔

تاہم اس کیلئے ضروری ہے کہ عدالت نے پہلے ایسے شخص کو نوٹس جاری کیا ہو اور اسے اس حکم امتناعی کے خلاف اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع دیا ہو۔ عدالت از خود یا متاثرہ شخص کی درخواست پر اس دفعہ کے تحت جاری کردہ کوئی بھی حکم منسوخ یا تبدیل کر سکتی ہے تاہم درخواست کلی یا جزوی طور پر مسترد کرنے کی صورت میں عدالت اس کی وجوہات قلمبند کرے گی۔

اس دفعہ کے تحت جاری کردہ حکم امتناعی کی حکم عدولی کی صورت میں متعلقہ شخص کو تین ماہ قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں البتہ کسی خاتون کو قید کی سزا نہیں دی جائے گی تاہم اسے جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے۔

مزید معلومات کے لئے حسب ذیل پتہ پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

ریسرچ آفیسر-I

لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان

فون نمبر: 051-9208752

فیکس نمبر: 051-9214416

ای میل: ljcp@ljcp.gov.pk